منشورِ محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم - باخاتم و دہر آمدہ منشور محمدؐ ؛ توریت بلا توریہ انجیل بہ تبجیل - گویان صفت دستبرد محمدؐ

نمبر ۳ | مطبوعہ ۲۵ محرم الحرام ۱۳۰۳ ہجری بنگلور | جلد ۱۵

اشتہاریہ اخبار عشرہ واریہ مضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب ۵ معہ محصول ڈاک بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم مطبع آنی چاہیئن۔

اشتہار کتاب دفع التلبیسات

طالبین حق کو بشارت ہو کہ حصہ اول رسالہ دفع التلبیسات مولفہ جناب عمدۃ العلماء مولانا سید محمد علی صاحب جواب تعلیقات التعلیقات مولفہ پادری عماد الدین صاحب جسکے دیکھنے کی آرزو مدت سے شایقین کو تھی اندنون بفضل خدا نہایت خوش اسلوبی سے مطبع نامی کانپور مین چھپکر تیار ہو گیا ہے اس رسالہ مین پادریصاحب کی لن ترانیون اور بیہودہ اعتراضون کو نہایت معقول طور سے دفع کرکے نبوت حضرت سرور انبیا محمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والثنا کو تین طور سے ثابت کیا ہے اور قوی دلائل سے قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کا مستند ہونا اور اناجیل مروجہ کا غیر الہامی اور بے سند ہونا اظہر من الشمس کردیا ہے جو صاحب اس کے خواستگار ہون نقد قیمت بھیجکر مشتہر سے طلب فرماوین قیمت معمولی کاغذ کی ۶ ر عمدہ دبیز کاغذ کی ۸ ر محصول ڈاک ار معین ہے۔

المشتہر

محمد ابراہیم کانپور لوجر خانہ خورد متصل مسجد ولاری

اشتہار

واضح ہو کہ جناب جے جی برتھولومیو اکابر فضلاء فرقہ برتیش یونی ٹیرین لندن نے ایک رسالہ مسمّی بہ کمفاٹر یعنے تسلی دینے والا اثبات فارقلیط مین لکھا قیمت اوسکی ۳ شلنگ ہے اور نام و نشان اوسکا انگریزی مین یون ہے تاکہ ناظرین و طالبین کو بخوبی دریافت ہو لکھتا ہون

The Comforter. The Paraclete
Or
Proofs from Ancient Christian Literature
and Testimonies of Early Fathers
that the Promised Paraclete
was Mohammed
by
J. G. Bartholomew

یہہ رسالہ موحدین عیسائی متقدمین قرآن و اسلام و محبین آنحضرت ثبوت بشارت فارقلیط مین عجیب و غریب دلایل سے چھاپا کہ جسکے مضامین سے کیا عمدہ محبت جانب آنحضرت صلعم دلمین انسان سے متمکن ہوتی ہے فہرست ۱۸۸۶ء مین یہ رسالہ تھا و فہرست ۱۸۹۳ء مین نام اوسکا نہین ہے مگر لندن و بوسٹن بڑا شہر ہے اور اب زرداری بغداد و کثرت مین بہت ترقی پر ہین اگر کوئی مسلمان منگانی چاہے تو استعمالی نسخہ کیلئے

پاس سے مل سکیگا جس کا دل چاہے نزد سنہری آئرن سکورٹی
آف یونی ٹیرین نمبر ۳ نارفوک اسٹریٹ اسٹرنڈ لنڈن
انگلنڈ ڈبلیو سی پاس لکھین اگر زیادہ مسلمان مل کر
دو چار سو رسالہ طلب کرین تب وہ لوگ اپنی مطبع مین
تازہ کاپی چھاپکر بہت جلد مدت مین بھیجدیونگے اور
یہ رسالہ بوسٹن امریکہ مین بھی چھپا تھا مگر جدید فہرست
مین نہین ہے غالبًا نیو یارک کے لبریری مین ملنے کا گمان
ہے تو مناسب ہے کہ شایقین دونون جگہہ پر لکھین۔

المشتہر سید احمد حسین۔ حاجی گنج پٹنہ۔

قبول اسلام

حامی شرع متین ناصر دین سید المرسلین مولانا محمد شریف صاحب
دام عنایتکم۔ السلام علیکم و استمزاج مزاج اقدس کے بعد
گذارش ہے اپکا اخبار صداقت آثار ہر عشرہ مبشرہ مین
شرف صدور لاکر بندہ کو معہ طلبا ممتاز و معزز فرماتا ہے
اسکے شکریہ سے میری زبان قاصر ہے الحمد للہ اپکی کوشش
اور سعی سے اسلام کا بول بالا ہے اور ان ایام مین گلشن
اسلام تر و تازہ اور گل لالہ ہے دو مسلمات نے قوم کوزہ
سے بتاریخ سوم ماہ ذیقعدہ ۱۳۰۲ھ ہجری روبرو اس
کمترین کے اگر اعزاز قبول اسلام کا شرف حاصل کیا ایک کا
نام فاطمہ دوسری کا نام مریم رکھا گیا اطلاعًا عرض ہے

رقیمہ احقر العباد۔ غلام محمد مدرس۔

بقیہ مضمون دفع الاغالیط فی تحقیق الفارقلیط

اور جو واقع مین یہ لفظ پریکلیوطاس ہونا چاہیے مگر اسکا
ترجمہ فارقلیط علم کے معنے مین لیکر نہ کرنا چاہیے بلکہ اسم
صفت کے طور پر کرنا چاہیے چنانچہ اہل اسلام یعنی احمد کے
یعنے ہین اگر یہ لفظ عیسی کا استعمال کیا ہوا زبان خالدیہ یا
عبرانی یا عربی کا ہو تو اس سے وہی مراد پائی جانی چاہیے
جو اسکے معنے ان زبانون مین تھے اگر وہ خالدیہ کا لفظ عربی
سے مشتق ہوا تو اوس سے وہی معنے چاہیے جو عربی مصدر
کے ہین اور تب اوسکے معنے ستودہ یا شخص ممتاز کی ہونگی
اگر ناظرین غوض کرین گے تو معلوم کرلین گے کہ لفظ
پریکلیوطاس کو ہومر اور ہسیڈ دونون نے بجائے
ستودہ آدمی کے استعمال کیا ہے اسیطرح سے میری دانست
مین اہل اسلام کی دلیل اس سلیقہ کے سانہ ہے کہ اگر ان
کو غلطی پر معقول کیا جاوے تو عجب نہین کہ بہت مشکل
پڑے یہ ادنی بات ہے مگر ان کی دلیل کی تردید میری
نظر سے نہین گذری اور یہی گاڈفری ہگنس صاحب
یہ بھی لکھتے ہین مگر مجہ کو اس مشہور لفظ فارقلیط کی
نسبت کچہ اور بھی کہنا ہے اوس کو بشپ مارش نے
جسکے قول کو عیسائی صادق جانتے ہین ایک مسلمان کی
منتخب کی ہوی دلیل ہین تسلیم کرلیا ہے کہ وہ لفظ
سریانی یا خالدیہ یا عربی ہے مگر یونانی نہین ان
زبانون مین سے ایک کو یا دو کو محمد صلعم ضرور بولتے
ہون گے یا ادنی درجہ یہ سمجھتے ہون گے اور یہ
یقین کرنیکی کوئی وجہ نہین کہ لفظ مذکور سے یونانی
ترجمہ کی نسبت آپ کو کچہ بحث ہوی ہے کیونکہ یہ
سے کلامون کے یونانی ترجمون سے عرب کے لوگون
کو کیا غرض تہی عرب مین ان ترجمون کا کیا کام تہا
ان لوگون کو وہ کیا فائدہ پہونچا سکتے تہے جو اونکا
ایک لفظ بہی نہ سمجہ سکتے تہے جسکو عیسے بولتے تہے آپنے

لفظ مذکور راہ سیطر چہ لیا ہو گا جیسے منقول چلا آتا ہے جیسا کہ سیل صاحب نے اوس کو لکھا ہے جسکے معنے ستودہ کے ہین۔ اور اس سے زیادہ غالباً آپ نے کبھی دریافت نہین کیا سو یہ خیال کرنا کیسا بیہودہ ہے کہ اپنی خاص زبان کی ایک لفظ کے معنی کی تشریح غیر زبان مین دہونڈنے آپ نے لفظ مذکور مثل دوسرے فرقون اس زمانے کے شخص انسانی پر محمول کیا اور یہ اجازت نہین دی کہ اوسکو ثالث ثلثہ کہین جیسا کہ اوس زمانے کے عیسائی موحد کہتے ہین یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے اوسکو احمد سے معنے مین لیا ہو اور اس سے نسبت کبھی جھگڑا یا شک نہ کیا ہو۔ پس ان سب سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ یہ فارقلیط اوسی احمد کے قایم مقام ہے جسکو حضرت عیسے علیہ السلام نے پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شان مین بطور پیشین گوئی کے فرمایا تھا۔ اب ہم چاہتے ہین کہ کچھ یہ بیان کرین کہ علماء عیسایہ اس لفظ کے قطع نظر احمد ومحمود یا محمد وممتاز کی اور کون کون معنے بیان کرتے ہین اور مترجمین بیبل نے کیا کیا ترجمے کئے ہین اور اوس سے بعد یہ دیکھین کہ وہ سب لفظین حضرت پیغمبر اسلام محمد مصطفی احمد مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کسی نہ کسیطرح سے مطابقہ یا تضمناً یا التزاماً صادق آتے ہین یا نہین۔ پس دیکھئے یہی گاؤفری گمنس صاحب اپنی کتاب سپاپالوجی مین لکھتے ہین لفظ پریکلیطاس کے معنے پر ماورین مین بہت اختلاف ہے چنانچہ مشہور مائی کیلس کہتا ہے کہ اور نسائی نے بہت مناسب کہا ہے کہ اسکے معنے نہ حامی کے ہین نہ تشفی دہندہ کے اور یہی بھی کہتا ہے مین تحقیق خیال کرتا ہون کہ پریکلیطاس یا تو رفع القدس کو کہتے ہین یا معلم یا مالک کو یعنے بتانے والا خدا تعالیٰ کے سچائی کا اور اوس مین یہ بھی لکھا ہے کہ اس لفظ کے باب مین عالم اور معزز بشپ مارش نے کہا ہے کہ لفظ پریکلیطاس کے تین ترجمہ ہین ہمکو اختیار ہے کہ جسکو چاہین پسند کرین اول معنے حامی کے ہین جو معتبر اور یونانی اکابر کے نزدیک مسلم ہے اور دوسری معنے مبین کے ہین اور یہ وہ معنے ہے کہ ارنسائی نے بحوالہ اس لفظ فارقلیط زبان خالدیہ کے کہے ہین جس سے وہ معنے پائی جاتی ہین اور غالباً خود عیسیٰ نے ان کو استعمال کیا تھا۔ اور تیسری واعظ جسکو کہ مصنف مذکور نے بحوالہ ایک عبارت مصنف قابلیو کے تسلیم کیا ہے اور ویبسٹر نے اگرچہ اس لفظ کو بزعم واعتقاد خود اپنی روح القدس کے لئے مستعمل ہونا لکھا ہے مگر باوجود اس کے بھی معنے وکیل اور شخص مستعان اور رومین سے مسلی یا مشفی یا واسطہ بھی لکھا ہے۔ الحاصل بہر تقدیر بحسب استقرار وتتبع فارقلیط کے یہی چند معنے ہین اول وہ سب لفظین کہ جو مادہ حمد سے مشتق ہین مثل احمد ومحمد ومحمود کے یعنے بہت سراہا گیا اور نہایت تعریف کیا گیا اور حامد یعنے خدا کی تعریف کرنیوالا اور معلوم ومبین وواعظ وممتاز ومشہور ونامی وحامی وروح الحق وروح القدس وفارقلیط مین الحق والباطل ومعزی ومسلی ومشفع ووکیل ووسیلہ ومستعان باقی آیندہ

لہ ایک انگریز علم کا نام ہے ۱۲۔ سہ ایک انگریز لغوی عالم کا نام ہے جسکی لغت آجکل بہت معتبر اور ویبسٹر ڈکشنری کے نام سے مشہور ہے۔ سہ تسلی دینے والا۔ سہ مدد طلب کیا گیا ۱۲۔

بقیہ جواب رپورٹ مسٹر ایٹین صاحب بہادر قایم مقام دیرکٹر مدارس پنجاب

اگرچہ سمجھنے والون کا ایسا سمجھنا قطعا درست اور صحیح نہین ہے مگر ان بیچارون کا کیا تصور ہے جبکہ ہم اپنے طریق و عمل اور روش سے باوجود اپنے آپ کو مسلمان سمجھنے کے ایسا ثابت کر رہے ہین تو غیر قومون کے لوگ اسلام کو کیون نہ مطعون اور ملزم بنائین اور اگر ہم مسلمان ہونے کا دعوی ترک کر دین تو پھر شاید نکتہ چین اسلام پر نکتہ چینی نہ کرین اس زمانہ مین جو کچھ ہم کرتے کراتے ہین وہ اسلام اور اصول اسلام سے بالکل برخلاف ہے اگرچہ ہم اپنے فعلون اور عملون کو اسلام سے موافق سمجھتے ہین مگر ہمارا ایسا سمجھنا بالکل خلاف واقعہ اور غلط ہے جس سادہ صورت اور حکیمانہ بنیاد پر اسلام قایم کیا گیا تھا اوسپر ہمارا عمل اور زور نہین ہے بلکہ اس مصنوعی اور فرضی اسلام پر جو سچے اسلام سے صرف رسمی مشارکت رکھتا ہے اور جو ہماری جہالت اور حماقت کا نتیجہ اور اثر ہے ہمارے سچے نبی نے جن اصولون پر اسلام کو قایم کیا تھا وہ انسانی معاشرت کے واسطے سراسر مفید ہین ان مین کوئی ایسا اصول نہین ہے کہ جو انسانون کو غرور اور تکبر سے راہ دکھاتا ہو ان مین کوئی ایسی نصیحت اور تعلیم نہین ہے کہ جو انسانون کو فضول خرچ اور بے صبر بناتے ہو اسکے سارے اصول اور سارے نصیحتین اور ہدایتین انسانون کو کفایت شعار خود تن عاجز بردبار صابر بننے کی تاکید کرتے ہین اور اسکے ساری اصول عین حکمت

ہمارے مذہب تمدن معاشرت کے بارے مین اسلام نے ایسی پر اثر تعلیم دی ہے کہ جسپر عمل کرنے سے انسان پورے درجہ کا سولائیزڈ بن سکتا ہے جن باتون کو مسٹر ایٹین نے ہماری ذمہ لگایا ہے وہ اسلام کے اصولون سے بالکل برخلاف ہین ایسے باتین ہم مسلمانون مین کسیواسطے پائے جاتے ہین کہ ہم نے اسلام اور اوسکے حکمت آمیز اصولون پر عمل کرنا چھوڑ دیا اگر ہم مسلمان اسلام کے حکمت آمیز اصولون پر اپنی اسلاف کے طرح عمل کرتے تو آج ہمین مغربی نکتہ چینون کے نکتہ چینیون سے خجالت کیون اٹھانی پڑتی اور یہ وحشت آمیز اور روح کو دکھہ پہنچانے والی بات کہ "اسلام انسانی نسلون سے حق مین فائدہ رسان نہین ہے" ہماری کانون مین کیون پہونچتی خدا کی قدرت یا تو اسلام وہ تھا کہ جسکے ہی[1] مغربی لوگ اوسکو دیتا اور دینا والون کے حق مین خدا کی خمودہ بخشش اور ایک نعمت غیر مترقبہ اور روشنی خیال کرتے تھے اور یا یہ وقت آگیا کہ اوسکو انسانون کے حق مین نقصان رسان اور مضر قرار دیا جاتا ہے

---

[1] مسٹر سڈلیو مدرس علم تواریخ ملک فرانس کا قول ہے کہ اسلام یورپ کا استاد ہے اسلام نے وہ سامان مہیا کئے کہ جس سے ہماری یہ تاریخین بنی اسلام ہی نے ہمکو حالات زندگی کا لکھنا سکھایا اسلمان ہی نے صناعی اور دست کاری مین مرتبہ کمال کو پہونچے۔ اسلام والون کے جو نئی باتین ایجاد کئے ہین ان سے انکی اس قدر فضیلت ظاہر ہوتی ہے کہ ہم نے اوسکے موافق اونکی قدر نہین کی۔ جب عربون کے ہاتہ مین علم فرنگ طب تاریخ کیمیا ہندسہ اور فلاحت آیا تو اونہون نے اوسمین اور

اسلام بدل گیا کہ مغربی نکتہ چینون کو خبط ہوگیا ہے نہ تو اسلام بدلا اور نہ مغربی نکتہ چینون کو خبط ہوا ہے ہم مسلمانون نے ہی اسلام کو ایک کونہ مین چھپا رکھا ہے جب ہم اسلام پر عمل کرتے تھے تو لوگ ہماری تعریف کرتے تھے اور ہمکو عزیز جانتے تھے جب ہم نے اسلام پر عمل کرنا چھوڑ دیا تو لوگون نے نکتہ چینون کے دروازہ کھولدی ہم نے تو برا بنا ہی تھا اسلام بھی ہمارے ساتھ برا بنا۔

اسلام کا وہ پاک چشمہ جو برف کے ٹکڑے کے مانند سفید اور شہد سے زیادہ شیرین تھا جسکے سطح کے کرنین سورج کے کرنون سے کہین زیادہ تر تیز اور شفاف تھین جسکا میٹھا پانی مردہ اور گمراہ دلون اور روحون کے واسطے آب حیات اور نئی زندگی کا رتبہ رکھتا تھا ہماری بدنیتی اور غفلت سے ناہموار گڑھی اور خس و خاشاک سے ایسا گدلا اور تلخ ہوگیا کہ اوس مین برائے نام صفائی اور حلاوت رہگئی اسلام کا وہ برا رواج اور مینار جسکی بلندی اور چوٹی دوسری قوم کے برجون اور مینارون سے سر برادہ تھی ہماری باہمی

حاشیہ صفحہ ۲۹۔ اور کمالات اور خوبیان زیادہ کر دین عرب کے لوگ بہرکیف ابتک ہماری جملہ فضل و کمال کا چشمہ ہین۔ اسکندر ہملیطہ جرمن کا قول ہے کہ اسلام کو خدا نے دنیا مین اسواسطے پیدا کیا تھا کہ وہ علوم اور فنون اور اسباب تمدن کو ان قومون تک پہنچاے جو فرات کے کنارے سے وادی اسپانیہ تک پھیل رہی ہین مسلمان جس ملک مین گئے وہان اونہون نے اپنے مہذب اخلاق کو شایع کرنا شروع کیا۔ تاریخ وردی کا مصنف وزیر اعظم فرانس لکھتا ہے کہ ایک زمانہ مین یورپ کے لوگ جہالت کی تاریکی مین سر ٹکراتے پھرتے تھے کہ دفعتاً اونپر اسلام — بن سے علوم ادبیہ اور فلسفیہ اور صناعی کا نور پرتو افگن ہوا۔ مسٹر گاڈفرے ہنگسر کہتا ہے کہ مین بخوبی جانتا ہون کہ عیسائی لوگ مسلمانونکو ان کے دین اور دین کے باتون کے بابت نظر کراہت سے دیکھتے ہین مگر وہ تحقیق کرین تو معلوم ہوسکتا ہے کہ اہل اسلام اپنی مذہب سے تعوذ کے تھوڑے ہی عرصہ بعد کل روے زمین پر سب سے زیادہ فیاض اور باعلم قوم ہوگئی اون کے مذہب مین فیاضی اور اخلاق کامل کے مسائل کثرت سے ہین سیل صاحب اپنی کتاب کے دفعہ ۵ مین لکھتے ہین کہ جب محمد صاحب مبعوث ہوے تو عرب کے لوگون نے دو صدیون مین ہی سخاوت اور عدالت خدا پرستی اور اخلاق حسنہ کا دنیا کے پردہ پر نشان قایم کیا مسٹر طامس کارلائل اپنی کتاب لیکچران ہیرو زمین لکھتا ہے کہ اسلام گویا تاریکی مین روشنی کے ساتھ آیا تھا۔ اوپر کے سارے قول ان لوگون کے ہین کہ جو محمدی نہ تھے اون کے انصاف پسند روحون نے انصاف کے گردن پر چھری پھیرنا گوارا نہ کرکے اسلام کے سچے برکتون اور حکمت آمیز اصولون اور ہدایتون کے اظہار اور بیان کی داد دی یہ سب بزرگیان اور خوبیان جو غیر قومون کے منصف مزاج لوگون کو اپنا ثناخوان اور مداح بنا رہی ہین کسی خاص شخص یا کسی گھر یا ملک کے پتلہ مین نہین پائی جاتی ہین یا خوشخط کرکے کسی کتاب مین نہین لکھی ہین یہ بزرگیان اور دلربا خوبیان ان پاک طینت اور نیک سرشت صداقت پسند لوگون مین پائی جاتی ہین کہ جو اپنے آپکو مسلمان کہتے اور جانتے تھے ان کے ذات مین یہ بزرگیان اور خوبیان سواسطے جمع ہوگئی تھین کہ اسلام کے پانے مین ان کا دل اور ... (بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۰)

فساد اور جنگ و جدال سے مسمار ہونے کے قریب پہونچگیا ہے اسلام کا وہ شاداب اور سرسبز باغ کہ جسکو اوس کے حقیقی مالک اور سچے باغبان محمد الرسول اللہ صلعم کے افضال الٰہی سے آب زلال سے عرب کے زمین مین لگایا تھا ہماری کاہلی جہالت سستی کے باد خزان سے ایسا مرجھا گیا ہے کہ بادی النظر مین اوسکا پھر سرسبز ہونا ناممکن نظر آتا ہے وہ عالیشان مکان جو ہمارے سچے ہادی و مرشد اور نامور اسلاف نے محنتون اور کوششون تدبیرون اور تجویزون سے ایک مضبوطی اور عمدگی سے بنایا اور طیار کیا گیا تھا ہماری لاپرواہی حسد و نفاق اور خود غرضی سے ایسا خراب اور ابتر ہوگیا ہے کہ اوسکی شکل دیکھنے کو جی نہین چاہتا اسلام کی وہ حکمت آمیز اور سچی اصول کہ جو انسان کو اعلیٰ درجہ سے ترقی پر پہونچانے والے اور اصلی خوشی اور حقیقی عزت اور سولیزشن سے مالامال اور نہال کرنے والے ہین ہماری فضول خیالات اور ناجائز اور نقصان رسان رسم و رواج کے نامبارک پردون کے نیچے دبے ہوے ہین اسلام

تین کروڑ دن باتین جو پچھی حکمت سے بیان کئے گئے ہین ہم ان مین سے ایک بات پر یہی
پچھے دل سے عمل نہین کرتے اسلام نے ہماری مار لایف کے اصلاح و درستی کیواسطے
جو قانون اور قواعد پاس کی ہین وہ اپنی عمدگی اور کلیت اور برجستگی کے
اعتبار سے بلاشک بے نظیر اور عدیم المثیل ہین مگر افسوس ہے کہ ہم ان پاک اور مقدس قواعد
کو پچھے دلسے عمل مین نہین لاتے۔ اس زمانہ کے مسلمان اسلام کے سچے اور فائدہ بخش اصولون
اور حکمت آمیز ہدایتون پر عمل کرنے کے اعتبار سے دو حصون اور صورتون پر منقسم ہو گئے
ہین ایک تو وہ لوگ ہین جنکو اسلام اور اصول اسلام کی کچھ خبر ہی نہین وہ اپنے
آپ کو صرف اسواسطے مسلمان جانتے اور کہتے ہین کہ ان کے ماں
باپ مسلمان تھے یا یہ کہ اونہون نے ہوش سنبھالنے کے بعد
اپنے آپ کو ایک ایسی سوسائٹی مین موجود اور لبو و باش
کرتے پایا کہ جو اپنے آپ کو اسلام کے پیرو بیان کرتے تھے ایسے

لوگون کے خیالمین اسلام صرف اسی طریق عمل اور طرز معاشرت
اور پابندیون اور رسم و رواج کا نام ہے کہ جس پر انہون
نے اپنے ماں باپ یا اپنے سوسائٹی کو پایا
نہ تو ان کو قرآن کی خبر ہے اور نہ حدیث اور نہ ان
حکمت آمیز ہدایتون اور اصولون کی کہ جو قرآن اور
احادیث صحیحہ مین بیان ہوے ہین ماں باپ یا اپنی سوسائٹی
سے رسمین اور رفیالات ان کے نزدیک ہیئت اسلام مین
اونہون نے اپنے ماں باپ یا اپنی سوسائٹی کو جس طریق
اور اصول کا پابند پایا اوسیکو اپنا اسلام اور شعار بنالیا
دوسرے فریق اور حصے کے وہ لوگ ہین کہ جو قوانین اور
فرایض اسلام ضروریات اسلام سے بالتفصیل یا بالاجمال
شناسائی یا واقفیت رکھتے ہین اگرچہ اگلے زمانہ مین ایسے لوگ
اسلام کے رونق دینے والے باعث فخر اور عزت امت
خیرالانام اور مجسم باسلام خیال کئے جاتے تھے مگر زمانہ حال
مین ایسے لوگون کے ذات سے اسلام کو بجاے فائدہ پہونچنے
کے مختلف قسم کے ضرر اور نقصان پہونچ رہے ہین۔ اصل مین
پوچھو تو ہماری سارے عیوب برائیون بدبختیون
ناکامیابیون کا اصل الاصول اور باعث انہین فخر اسلام
کے لاپرواہیون کا وسیع سلسلہ ہے یہ لوگ اپنی ذاتی غرضون
اور کاوشون کو مذہبی معاملات کے صورت اور پیرایہ
مین لاکر مسلمانون کی مفارقت اور اختلاف کا باعث ہوتے ہین ان
سے مواعظ اور نصایح اور عبادات کا جزو اعظم لغو و باللہ
ایکدوسرے کو مرتد اور کافر بنانا ہے۔۔۔ باقی آئندہ

کاڈر بکش (قادر بخش) کشمیری کیٹ کسٹ

سوالات کے جوابات نمبر اول

زبان ایک تھی وہ جیسا زبان سے اسلام کے خوبیون اور محمدگیون اور برکتون کا اقرار
کرتے تھے ویسا ہی اپنے قول و فعل دل روح و دماغ طریق عمل روشن خیالات اخلاق
سے اسلام کی صداقتون خوبیون محمدگیون برکتون اور حکمتونکو ثابت کرکے دکھاتے
تھے انکے عملون مین نہ تو بناوٹ تھی نہ اور تصنع انکی حالتین اور عبادتین ان کے
روشین ان کے خیالات برتاو بالکل سیدھے سادے اور صاف تھے ان کے
کامونمین نہ تو جھوٹ تھا اور ریا و مکر کو دخل تھا اور نہ خودستائی اور خود
غرضی اور تکبر اور غرور کو جن سیدھے سادے لفظون مین عربی زبان
کے موجد ان کے ہدایت کے واسطے سلیس قانون بنایا تھا اسی
پاک قانون کے موافق انکا چال چلن اور برتاو تھا وہ بڑی مضبوطی اور عمدگی
سے حکم واعتصموا بحبل اللہ جمیعا پر عمل کرتے تھے اون کی سچائی اور
صداقت پسندی نے ہی غیر قومون کے عالمون اور فاضلون کو انکے
خوبیون اور بزرگیون اور نیکیون پر منصفانہ اور حکیمانہ گواہی
دینے کے واسطے مجبور کیا اگر ان کے حالتین اور برتاو حکمت آمیز
و صداقت خیز نہ ہوتے تو یقیناً اس سے پیش کے غیر قومون کے
فاضل اور فلاسفران کی ثناخوانی اور مدح سے اپنی منصفانہ
پالسی پر زندہ شہادت قایم نہ کرتے۔ ۱۲

وزیر ایڈیٹر کلکتہ رنجش (قادر بخش) کیت کست کشمیری نے
چند سوالات یہان کے علماء اہل اسلام کے خدمت مین پیش
کرکے جواب کے خواہان ہین یہ سوالات ایسے ہمارے
اور سنجیدہ نہین ہین جن کے جواب کے طرف علماء اہل
اسلام کو توجہ فرمانا واجب ہے سو انہون نے بحکم اینکہ
جواب جاہلان باشد خموشی تغافل فرمایا اس سے کیت
کست صاحب ان کی عاجزی و لاجوابی خیال کرکے بہت
ہی شور و غل مچا رہے ہین اور عوام مسلمانون کا دل
دبدبہ مین پڑتا ہے لہذا مناسب جانکر ان کے اعتراضون
کا جواب لکھہ کر اون کے خدمت مین بھیجدیا جاویگا۔
ایک نقل آپ کے اخبار مین درج ہونے کے لئے بھیجدیتا
ہون انشاء اللہ بوقت فرصت اس کا دُر بکش۔
(قادر بخش) کے حسب و نسب اور لیاقت کی بھی مفصلاً
گذارش کرون گا۔

اعتراض اول قولہ۔ مسلمانون مین یہ بڑی بھاری غلطی
ہے کہ اونہون نے تعویذون پر اعتقاد کیا ہے یعنے اگر
کوئی شخص ان مین بیمار ہوتا ہے چاہئے کہ بیمار کو طبیبی
علاج کرین مگر یہ لوگ اوسکو ایک تعویذ جسمین غالباً کوئی
آیت قرآنی لفظاً یا عدداً یا اور کچھہ افسونی عبارت لکھتے
ہین بیمار کے گلے مین لٹکا دیتے ہین یا اور کسی جگہ پگڑی
وغیرہ مین باندہ دیتے ہین بھلا فرمائیے کہ اس سے بیمار
شفا پا سکتا ہے ہرگز نہین بلکہ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جب تلک
اوسکی جان تلف ہوتی ہے تب تلک اوسکا بھروسہ نہین
ہٹتا ہے ماسوائے آن ہر ایک مسلمان خواہ مخواہ کم سے
کم ایک دو تعویذ اپنے ساتھ رکھتا ہے جسکو وہ سمجھتا ہے
کہ یہ تعویذ مجھ کو سب آفات و بلیات سے محفوظ رکھیگا ان سے
کوئی پوچھے کہ محمد صاحب کہتے ہین لاتحرک ذرۃ تو یہ تعویذ
کیا کر سکتی ہے علاوہ بران ان مین بہت لوگ جادو و
سحر کا استعمال کرکے لوگون کو ازحد اذیت پہونچاتے
ہین سو سوال یہ ہے کہ آیا جو شریعت یہ درست ہے یا
نہین اور اس سے حاجت روائی ہونی ممکن ہے یا نہین

جواب واضح ہو کہ سحر اور جادو کرنا جسے مذہب
مین قطعاً منع ہے بالفرض اگر کوئی شخص اپنے کمانے کے
واسطے باغوائے نفس امارہ اس کام مین اقدام کرے تو
اسلام پر یا اور مسلمانون پر کچھہ عیب عاید نہین ہوسکتا
ہے مثلاً جیسا کہ ہمارے مذہب مین زنا کرنے کے لئے یا سود
لینے کے بابت سخت ممانعت ہے تو اگر اس حال مین کوئی
مسلمان باغوائے شیطان زنا کرے یا سود لیوے تو
کیا اسلام پر کچھہ نقص آجاوے ہرگز نہین اگر ایسا ہو تو
پھر اکثر عیسائیون کے بڑے کامون سے بھی عیسویت پر
الزام لگاؤ۔ رہی دوسری بات یعنے تعویذ ہمراہ رکھنا
جسمین صرف آیت قرآنی لکھی جاتی ہے سو میری دانست
مین بجا اور درست ہے شاید اسجگہ آپ کے اونا ب و
امثال استہزا کے چیخین مار بیٹھینگے اس لئے ان کے سمجھانے
کے لئے دو مقدمون کا بیان کرنا واجب ہے جن کے
نتیجہ سے جواب خود بخود نکل آئیگا پہلا مقدمہ یہ ہے
کہ اسباب مین کچھہ اختلاف نہین ہے کہ جتنے مذاہب دنیا
مین ہین سو سب مذاہب والے دعا مانگنا ایک ضروری
امر جانتے ہین یعنے ہر ایک مشکل امر اور دشوار کام مین
بلکہ عموماً ہر ایک چیز مین جناب باری سے مدد طلب کرنا

اور اس کے طرف بطور استعانت التجا کرنا ہر فرد بشر کو فرض ہے چنانچہ خود عیسائی بھی اس سے منکر نہین ہین کیونکہ وہ خود معترف ہین کہ ہر ایک کام سے شروع مین دعا مانگنا پہلے واجبی امر ہے حتی کہ وے روزینہ کی روٹی بھی روز خدا سے مانگتے ہین جب یہ بات معلوم ہوی تو اب جاننا چاہیے کہ اس دعا مانگنے پر فلسفی لوگ کیسے کیسے بیجا اعتراض کرتے ہین جن سے جواب مین بغیر امداد باری مشکل پڑتی ہے چنانچہ اسوقت مولوی محمد حسین صاحب نے جو کہ پہلے عیسائی تھے اب بمقتضاے زیدت علی الطنبور نغمتہ فلسفی ہوگئے ہین ایک رسالہ شایع کیا ہے جسمین اونہون نے دعا پر اعتراضات ایسے کئے ہین کہ یاد رہی تہا کہ اس صاحب باین ہمہ دعوے ذہن و فراست کے اون کے جواب مین صحرا بصحرا گہومتے ہین پس کیا کوئی خدا پرست ایسی تباہی اعتراضون سے دعا مانگنا ترک کرے ہرگز نہین - مقدمہ ثانیہ یہ ہے کہ ہم بیان کرین کہ تعویذ کیا چیز ہوتی ہے تعویذ جسمین کوئی آیت قرآنی لکہتے ہین اور جس کو کوئی مسلمان اپنے ساتہ رکہتا ہے یا کوئی حاجتمند اپنے حاجت روائی کے واسطے اوسکو ساتہ رکہتا ہے وہ ایک وجہ سے بمنزلہ دعا اور دوسری وجہ سے موثر بمنزلہ دوا ہے تفصیل اوسکی یہ ہے کہ جب کہ اہل اسلام اعتقاد رکہتے ہین بلکہ اس دعوے کو بپایہ ثبوت پہونچاتے ہین کہ قرآن شریف ایک بہاری معجزہ ہے تو پہر ہمارے محققون نے اسبات مین تحقیقات کئے ہین کہ آیا قرآن شریف کن وجہون سے معجزہ ہے کسی نے اوسکی عبارت فصیح و بلیغ ہونے کے سبب سے اسکو معجزہ سمجہا اور کسی نے اسکے پیشین گوئیون سے اور اخبار ماضی و استقبال سے اوسکو معجزہ مانا ایسا نہین کہ کوئی بلید الطبع اسکو سمجہے کہ جسنے اوسکو اخبار و پیشین گوئیون کے سبب سے معجزہ مانا اوس کے پاس وجہ فصاحت و بلاغت سبب معجزہ نہین ہوگا ایسا نہین ہے بلکہ قرآن شریف ان سب وجہات سے معجزہ ہے مگر کسی نے اسکی فصاحت پر بہی تحقیقات کرکے بے نظیر پایا اور کسی نے اسکے اخبار و پیشین گوئیون مین غور کرکے لاثانی دیکہا اسلیے بعضون نے اور اور وجہات بیان کئے ہین جو اسکے معجزہ ہونے کے ثبوت ہین سو بعضون نے کہا کہ قرآن کے معجزہ ہونے کے وجہات سے ایک وجہ یہ بہی ہے کہ اوس کی ہر ایک آیت اور لفظ کو ایک گونہ تاثیر ہے یعنے جب کہ قرآن شریف لفظا و معنا جناب باری کا کلام ہے تو اسلئے اوس کے اسباب اعجاز بہت سے ہین جن مین سے ایک یہ بہی ہے کہ اوس کے آیات مین عجب طرحکی خاصیت ہے جس سے قدرت الہی معلوم ہوتی ہے یعنے بعض آیات ایسے ہین کہ اون کے تلاوت سے یا بمنزلہ تعویذ اپنے ساتہ رکہنے سے بیمار شفا پاتا ہے وغیرہ وغیرہ اب اس جگہ ایک سوال اوٹہتا ہے کہ یہ آیات ہر ایک وقت اور ہر ایک آدمی کو کیون نہین اپنا اثر دکہلاتے ہین سو اوسکا جواب غور کرنے والون پر چنداں مشکل نہین یعنے اگر تعویذ لکہنے والا متقی اور صاحب ریاضت ہوگا اور مانگنے والا بہی حسن اعتقاد اور پرہیزگاری سے آراستہ ہو تو ضرور

حاجتمند بشرطیکہ حاجت بھی خلاف شرع نہ ہو اپنے مطلب کو پہونچیگا ماسوائے اُن کے ہمنے بیان کیا کہ تعویذ بمنزلہ دعا ہے جیسا کہ دعا بھی بعض اوقات بدرجہ اجابت پہونچتی ہے تو بعض اوقات نہین یا جیسا کہ دوا کہ اگر اراوہ باری ہو تو بیمار کو تاثیر بخشتی ہے ورنہ نہین اسی طرح تعویذ بھی اپنی خاصیت اور تاثیر دکھلانے مین منتظر امر الٰہی ہوتی ہے جیسا کہ ارادہ الٰہی ہو ویسا ظہور مین آتا ہے۔ باقی آیندہ

خلاصۂ اخبار تار

بلگریڈ ۲۵ اکتوبر۔ سرویہ کی فوج نے سرحد پر ہین سو بلغاریہ کا مصولخانہ لوٹلیا اور اس کے قابض ہوگئے۔

لندن ۲۵ منہ۔ کل گرینڈ برٹن اور ترکی کے فیما بین ہوا سو عہدنامہ پر دستخطین ہوگئین۔

قسطنطنیہ ۲۶ منہ۔ سر ایچ ڈرامنڈ اولف آج مصر کے طرف روانہ ہونے والے ہین۔

بلگریڈ ۲۶ منہ۔ جو خبر بلغاریہ کے ملک پر سرویہ کی فوج نے حملہ کیا تہا سو وہ صحیح نہین۔

قسطنطنیہ ۲۷ منہ۔ انگلنڈ اور فرانس ہر دونے مقدمات رومالیہ کے فیصلے کے لئے دولت عثمانیہ کے طرف سے تجویز کئے ہوے کانفرنس سے اقبال کا اشتہار دیا اور ترک کے طرف سے ہنوز وکلا مقرر نہین ہوے اس واسطے پہلا جلسہ چھے روز کے بعد مقرر ہوا۔

بلگریڈ ۲۷ منہ۔ سرویہ کی نئی گورنمنٹ نے دول اعظم کو ایک طمانیت بخش مراسلہ اس مضمون کا لکہا ہے کہ ہم برلن کی ترتیبی کو بحال اور قایم رکہنے سے بر مشتاق

اور یورپین کے امن وصلح مین ہرگز خلل ڈالنے کا ارادہ نہین رکہتے ہین۔

رنگون ۲۶۔ شاہ برہما اور وزرا کے روبرو جاتے وقت جو نانگ لدینے کی عادت موقوف کرنے کی شرط ہی اس الٹی میٹم یعنے اخیر ولیسرائے کے مراسلہ مین لکہی ہوی ہے جو بذریعہ ڈاک روانہ ہوا ہے اور وہ تیسوین کو منڈالہ کو پہونچیگا۔

بمبئی ۲۷۔ کنگ تیبا کو دسوین نومبر تک اخیر مراسلہ کا جواب دینے کے لئے عرصہ دیا گیا ہے اور یہ بہی صاف تقریح کی گئی ہے کہ جواب مذبذب نہو اگر جواب صاف نہ ہو اور تشفی نہ ہو تو دسوین نومبر کو فوج کشی کیجاویگی۔

شملہ سے خبر آئی ہے کہ کنگ تیبا ہ راگیا۔

برہما کو جانے کے لئے مقرر ہوی سو فوج معہ جہاز سوار ہوگی

طہران ۲۷ اکتوبر۔ یہان سے آئی ہوی کوایف سے واضح ہوتا ہے کہ افغانیون کی فریاد کرنے اور روسیون کے امن کی درخواست کرنے کے غرض سے ایک ڈپوٹیشن میمنہ سے مرو کو آئی ہے۔

ہیفانگ ۲۷۔ فرانسیسی فوجنے طامائی پر قبضہ کرلیا اور وہان سے قابض ومتصرف تہی سو پہرے والون کو راگنڈ وپریشان کر دیا پس فرانسیس کے طرف تہوڑا نقصان ہوا

رنگون ۲۹۔ آج کے روز منہلا سے تین ہزار برمی لوگ الن میو کے سرحد پر جو ندی کے کنارے چالیس میل کے اوپر لئے ہے آئے ہین اور وہان اہل برہما کی مستحکم فوج ہے اور انگریزی فقط تین کمپنی وہان تین مکانون مین مقیم ہین منڈالہ سے ایک اسٹیمر جو ۱۸ ماؤ کو اجکے روز

آیا اوس سے معلوم ہوا کہ وہان سے لوگ بڑی حدت مین ہین اکثر ولایتی تجار اپنے مال و اسباب سمیت وہان سے انگریزی سرحد کے جانب آ رہی ہین ۲۳ کو منڈالہ سے جو خط آیا اوس سے واضح ہوتا ہے کہ وہان سے اکثر اعلے درجہ کے ملازمین جن کو اپنی خدمات وغیرہ چلے جانے کا شک ہے وے عام لوگون کو انگریزون سے مقابلہ کرنے کی اشتعالک دیرہی ہین یہان کا بیوپار سرد ہو گیا ہے اور تجار لوگ بالکل سست ہو گئے ہین غیر ملکی لوگ اہل برہمہ کو یون سمجھا رہے ہین کہ اہل انگریز کی جنگی تیاریان نہایت مہیب ہین کن اون مینگی اب برمی فوج کا سپہ سالار ہے۔

بمبی ۱۲ اکتوبر۔ اخبار ٹیمس آف انڈیہ مین رنگون کا ایک تار طبع ہوا ہے کہ شاہ برہما اور مہارانی برہمہ انگریزی درخواستون کو اقبال کرنے مستعد ہین اور وہان ایک رزیڈنٹ رکھنے راضی ہین اسلئے اس سے منڈالے مین کوئی گڑبڑ نہین ہوگی اور ملک مین امن و امان قایم رہیگا کلکتہ سے آیا سو تار سے یون واضح ہوتا ہے کہ پہلے رجمنٹ برہمہ شنبہ سے روز روانہ ہوگی اور اسکو دو ماہ کی پیشگی دی گئی ہے اور برہمہ مین رہی تب تک سیکڑ پچاس روپیہ افزود بہتہ دیا جائیگا اور اسکے رجمنٹ سوا کم سے کل کے روز یہان پہونچے۔

لنڈن ۳۱ منہ۔ میجر کیمپبر زنجبار کی بوندری کمیشن سے رزیڈن انگلنڈ و فرانس و جرمن کی جانب سے مقرر ہون گے تاکہ سلطان زنجبار سے سرحد کا فیصلہ کرین قاہرہ ۲۹۔ سرور منڈا دلف قسطنطنیہ سے آجکا روانہ یہان بخیریت تمام پہونچے۔

لنڈن ۳۱ منہ۔ لارڈ رنڈالف چرچل نے کل سے روز برمنگہام مین یون بیان کیا کہ ہندوستان کو ہر ایک خطرسے بچانا اور وہان سے لوگون سے حالات مین ترقی دینا انگلنڈ کا کام ہے اگر ہم اوسمین غفلت و سستی کرین تو ضرور ہے کہ ہندوستان ہمارے ہاتہ سے چلا جاوے گا۔

بلگریڈ ۳۱ منہ۔ بلغاریان سرحد پر بڑی کثرت سے جمع ہو رہی ہین اور سرویہ سے لوگون کو بلغاریہ مین داخل ہوے تو قتل کر دینے کی دہمکی دیرہی ہے اور سرویہ کی فوجکو جمع ہونے کا حکم ہوا ہے اور لنڈن مین مقیمہ ہین سو سرویہ سے لوگ پناہ سے لئے سرویہ کو واپس آ رہے ہین۔

سرویہ و گورنمنٹ ترک

سرویا کی فوج جسمین کئے ہزار سپاہی شامل ہین مقام نسیہ مین جمع ہو رہی ہے اور وہ اسبات پر طیار ہے کہ اگر سلطنتین بلگریا اور رومیلیہ سے الحاق کو منظور کرین تو وہ پرانی سرویہ پر قبضہ کرین اسپر یہ اسبات پر رضامند ہے کہ بلگریہ ضلع ویڈن سرویہ کو حوالہ کر دے تو غالبًا رومیلیہ کی حالت کو تسلیم کر لیگی بشرطیکہ وہ فقد معاوضہ کے طور کچہ حاصل کرے اور گورنمنٹ ترکی کی حکومت تسلیم کر لی جاوے لیکن سلطان ترکی مقدونیہ مین یونان اور سرویہ کے دعوون کو بزور شمشیر روکین گے ترک ایڈریانوپل اور سیلونی کا مین فوج کے بڑے بڑے گروہ جمع کر رہے ہین کہ یہ

مین جہانگہ ترکیون اور البنیا والون سے درمیان سخت لڑائی ہوی ہے بلوہ کا اندیشہ ہے۔

روس و ایران

روس کا اخبار موسومہ شمس بیان کرتا ہے کہ گورنمنٹ روس شاہ ایران کو اس امر پر مایل کرنے کے واسطے کوشش کر رہی ہے کہ وہ ضلع کرکی کو جو دریاے نامون کے دوسری طرف واقع ہے روس کو حوالہ کر دے اور اوسکی عوض مین سالانہ تین ملین روبل سے دینے کا وعدہ کیا ہے لیکن امیر بخارا اوسکی عوض مین یہ بات چاہتے ہین کہ سمرقند بخران سے حوالے کیا جائے۔

روس و انگلستان

اجکل دونون پولیٹکل پہلوان اپنی اپنی جگہ پر پنٹیر سے جماکر دور ہی سے گہورا گہاری کرنا اپنی فتح و نصرت کی مبارک فال سمجھتے ہین اور نار برقیون مستند خبرون باہمی مراسلات کو عوام مین مشتہر کرنا اپنا ہتک خیال کرتے ہین جبہی تو انگریزی اخبارات اپنا سر دہنتے ہین کہ روسی معاملات بالکل مخفی رکہے جاتے ہین اور انگلستان بہی کچہ کچہ ایسی کارروائی کو پسند کرتا ہے ہمارے نزدیک ایسی کارروائی ہرگز ہرگز قابل وقعت نہین جنگی معاملات کے افشائے سے گورنمنٹ کو بہت ہی فائدے ہو سکتے ہین۔

شاہ برہما گستاخ ہو گیا

لیجئے اور سنئے ہماری گورنمنٹ ابہی روس کی پیشقدمی اور اس کی نئی چالون اور روزمرہ ہو کہون کی روک تہام مین ہی مصروف تہی کہ ادہر شاہ برہما کو بہی شیطان نے انگلی دکہائی اور چپکا کان مین پہونکدیا کہ تمہارے برابر ہے کون گورنمنٹ انگریزی کی حقیقت ہی کیا ہے بس بدقسمتی ہے تو لگی اوسپر حملہ آور ہونے بمبئی کی ایک معزز کمیٹی پر جو برہما مین قیام پذیر تہی فوراً تین لاکہ روپیہ جرمانہ کر دیا اور گورنمنٹ انگریزی سے جواب طلب مراسلات کا بڑی گستاخی سے جواب دیا۔ اللہ رکہے ویسرائے بہادر لارڈ ڈفرن باوجود پرانے سیاح اور پورے تجربہ کار ہونے کے تلون مزاجی مین اول نمبر ہین مراسلات کا جواب سنتے ہی آگ بہبوکا ہی تو ہو گئے اور جواب لکہہ مارا کہ اگر شاہ برہما اپنی وحشیانہ اور گستاخ حرکتون سے باز نہ آیا تو بہت جلد دس ہزار جرار فوج بہیجکر ملک چہین لیا جاویگا چلئے صاحب ایک نہ شد بلکہ دو شد۔ دہلی پنچ۔

گلزار اخبار

کشمیر مین رزیڈنٹ کے جہنڈے گر گئے اب فوجکی چہاؤنی بہی پڑجاوے گی۔

مہاراجہ جودہپور نے حکم دیا ہے کہ ان کی رعایا دیسی کپڑا پہنے نہ کہ ولایتی۔

معاملات برہما کے لئے ورزآ ولنڈن نے ارل ڈفرن ویسرائے ہند کو کامل اختیار دیدیا۔

روسی اخبارات امیر کابل کی نیت ڈانوان ڈول کر رہی ہین۔ انگلستان کے مشرقی حکومت مین کشمیر کا راجہ سالوین نمبر پر ہے گورنمنٹ نے مہاراجی نگاری کے سانہ نہایت ظالمانہ برتاؤ کیا۔ انگلستان نہین چاہتا کہ سلاطین یوروپ سلطان روم کی حمایت کرین۔

سید احمد خان بہادر کی سوانح عمری لندن مین طیار ہو رہی ہے
انگلستان فساد بلگریا کو بزور تیغ فرو کرنا نہین چاہتا۔
امیر کابل سے طرح سلطان ترکی بھی انگلستان سے وظیفہ چاہتے ہین
شاہ برہمنے اقرار کیا ہے کہ وہ برخلاف انگلستان فرانس
سے تعلق قایم کرین گے۔
جنگی قواعد کے لئے اب شہر دہلی کا گرد و نواح منتخب ہوا ہے۔
ہندوستان پر پیشقدمی غنیم کے دو ہی دروازے ہین ایک
ہرات ایک قسطنطنیہ جس صورت مین انگلستان امیر کابل
کو وظیفہ دیتا ہے تو کوئی وجہ نہین کہ سلطان ترکی کو
ندے۔ اور درحقیقت روسی پیشقدمی کی روک
اور استحکام و بقاے حکومت ہندوستان کے لئے یہ تدبیر
اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔
جنرل نظام لارڈ رنڈلف چرچل کے ترغیب پر بہر عازم انگلستان ہیر
ترکی فوج کل سرحد کو عبور کیا اور بغیر خونریزی کے ایک گاؤن
پر قبضہ کیا۔

اشتہار

ناظرین کو مژدہ ہو کہ یہ رسالہ "تصدیق الاسلام" در باب بشارات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از توریت و انجیل مطبع محمدی واقع
حلال بازار مرتسر مالک مطبع سے بقیمت ۴ر مع محصول ملسکتا ہے
اور دوسرا رسالہ عصمت الانبیا بجواب ایک رسالہ نبی معصوم
مصنفہ ایک اہل کتاب جسکی قیمت ۲ر مع محصول نیز چھپکر تیار ہے
جس صاحب کو مطلوب ہو بارسال قیمت مالکان مطبع منگوا لین
المشتہر شیخ محمد عبداللہ و شیخ محمد مالک مطبع محمدی۔
منشور محمدی ناظرین کو یاد ہوگا کہ ان ہر دو رسالہا
بالائے منشور محمدی نمبر ۲ و ۳ و ۴ جلد ۱۴ مین ریویو لکھا

گیا تھا یہ رسالے نہایت عمدہ اور قابل دیکھنے کے ہین۔
ناظرین کو چاہیے کہ اسکے خریدنے مین دریغ نہ فرماوین۔

اعلان

سیر الاولیا فارسی من تصنیف حضرت میر خورد خلیفہ حضرت سلطان
المشایخ نظام الحق والدین دہلوی قدس سرہ مریدان خاندان
چشت و معتقدان بزرگان دین را مژدہ باد کہ درین ایام
میمنت فرجام این نسخہ شریفہ مشتمل بر حالات بزرگان دین
کہ او را جامع ملفوظات می توانند گفت بسعی بلیغ و بصرف کثیر
بدست آمدہ اکنون بخط نستعلیق و بکمال صحت و مطبع محب ہند
واقع فیض بازار دہلی رونق طبع یافتہ قریب بشیوع رسید الرغب
کہ معتقدین اولیاء حق از مطالعہ نسخہ مسطورہ بالا کہ رہنمائے
کامل است بہرہ اندوز شوند فہرست ابواب مع مضامین (۱)
ذکر فضائل و کرامات از حضرت محمد صلعم تا عہد آخر حضرت سلطان المشایخ
نظام الدین اولیا قدس سرہ (۲) ذکر خلفاے حضرت خواجہ معین الدین
حسن سنجری و خواجہ قطب الدین بختیار کاکی و شیخ فرید الدین
شکر گنج قدس سرہم (۳) ذکر اولاد حضرت شیخ فرید الدین و اقربا
حضرت سلطان المشایخ قدس سرہم (۴) ذکر خلفاے حضرت سلطان
المشایخ قدس سرہم (۵) ذکر بعضے یاران اعلے حضرت سلطان المشایخ
(۶) در بیان ارادت و خلافت مشایخ۔ (۷) در بیان اوعیہ ماثورہ
واوراد مقبولہ کہ منقول است از حضرت شیخ فرید الدین و از حضرت
سلطان المشایخ قدس سرہم (۸) در بیان محبت و شوق و
رویت باریتعالی۔ (۹) در بیان سماع و وجد و رقص (۱۰) در بیان
بعضے ملفوظات و مکتوبات حضرت سلطان المشایخ این نسخہ چہل جزو دارد
و قیمت بر کاغذ سرپاپوری عمدہ سہ روپیہ و بر کاغذ ولایتی
چہار روپیہ و محصول ڈاک در رجسٹری پنج و ہفت آنہ بالترتیب

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا